خوش قسمت کون؟

26-September-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرود شریف کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں (یعنی گھبراہٹوں) اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (اَلْفِردوس بمأثور الْخِطاب، ۵/۲۷۷ حدیث: ۸۱۷۵)

سرور رہتا ہے کیف دَوام رہتا ہے لبوں پہ میرے دُرُود وسلام رہتا ہے
بَری ہیں نارِ جہنّم سے وہ خُدا کی قسم! کہ جن کو ذِکرِ محمد سے کام رہتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ایک موضوع پر بڑی گفتگو کی جاتی ہے اور وہ ہے **خوش قسمت کون؟** (Who is fortunate?) آج ہر ایک نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق خوش قسمتی کے کچھ معیار بنا رکھے ہیں، **کوئی کہتی ہے** جس کے پاس بہت مال و دولت ہے وہ بڑی خوش قسمت ہے **کوئی کہتی ہے** جس کا گھر بڑا خوبصورت ہے وہ بڑی خوش قسمت ہے۔ **کوئی کہتی ہے** جس کے رابطے زیادہ ہیں وہ بڑی خوش قسمت ہے۔ **کوئی کہتی ہے** جس کا ایک بار بولنے پر کام ہو جاتا ہے وہ بڑی خوش قسمت ہے۔ **تو کوئی کہتی ہے** جو بیرون ملک رہتی ہے وہ بڑی خوش قسمت ہے۔ اَلْغَرَض! جتنے منہ اتنی باتیں، ہر ایک کے نزدیک خوش قسمتی کا معیار جدا ہے، آج ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ جاننے کی کوشش کریں گی کہ آیا جن لوگوں کو ہم خوش قسمت سمجھتی ہیں **وہی لوگ خوش قسمت ہیں یا حقیقت کچھ اور ہے؟** اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! اس کے متعلق ایک حدیثِ مُبارک سنتی ہیں: چنانچہ

مال و دولت اور اولاد کی حقیقت

ایک دن نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری اور تمہارے اہل و عیال (Family)، مال اور اَعمال کی مثال کیا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: اَللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم یعنی اللہ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بہتر جانتے ہیں۔ تو پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمہاری، تمہارے اہل و عیال، مال اور اعمال کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس کے تین بھائی ہوں، جب اس کی موت کا وقت قریب آئے تو وہ اپنے تینوں بھائیوں کو بلائے اور ایک سے کہے: تم میری حالت دیکھ رہے ہو، یہ بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ جواب دے: میں تمہارے لئے اتنا کر سکتا ہوں کہ فی الحال تمہاری تیمارداری (Nursing) کروں، تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری حاجات اور ضروریات کو پورا کروں، پھر جب تمہارا انتقال ہو جائے تو تمہیں غسل دے کر کفن پہناؤں اور لوگوں کے ساتھ مل کر تمہارا جنازہ اٹھاؤں کہ کبھی میں کندھا دوں اور کبھی کوئی دوسرا شخص، جب (تمہیں دفن کرکے) واپس آؤں تو جو کوئی تمہارے بارے میں پوچھے اس کے سامنے تمہاری بھلائی ہی بیان کروں۔ نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ بھائی درحقیقت اس شخص کے **اہل و عیال ہیں**۔ یہ فرمانے کے بعد نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا: اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ تو عرض کی: ہم اس میں کوئی بھلائی نہیں پاتے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: پھر وہ اپنے دوسرے بھائی سے کہے: تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو، تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ تو وہ جواب میں کہے: میں اس وقت تک تمہارا ساتھ دوں گا جب تک تم زندہ

ہو، جونہی تم دنیا سے رخصت ہو گئے تو ہمارے راستے جدا جدا ہو جائیں گے کیونکہ تم قبر میں پہنچ جاؤ گے اور میں یہیں دنیا میں رہ جاؤں گا۔ (نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:) یہ بھائی اصل میں اس شخص کا **مال ہے**، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم اسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ پھر حضور نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص اپنے تیسرے بھائی سے کہے: یقیناً تم بھی میری حالت دیکھ رہے ہو اور تم نے میرے اہل و عیال اور مال کا جواب بھی سن لیا ہے، بتاؤ! تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے کہے: میرے بھائی، میں تو قبر میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہیں وحشت سے بچاؤں گا اور جب حساب کا دن آئے گا تو میں تیرے میزان میں جا بیٹھوں گا اور اسے وزن دار کر دوں گا۔ (حضور نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:) یہ اس کا **(نیک) عمل ہے**، اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ تو بہت اچھا دوست ہے، حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہی حقیقت (Reality) ہے۔ (کنزالعمّال، حرف المیم، کتاب الموت، قسم الافعال، ذیل الموت، ۸/ ۳۱۸، الجزء: ۱۵، حدیث: ۴۲۹۷۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج دو چیزوں کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے، **ایک خاندان، اور دوسرا مال و دولت۔** غور کیجئے! آج **جس خاندان** کے بل بوتے پر انسان پھولے نہیں سماتا، اچھے خاندان سے تعلق ہونے کی بنا پر فخر و غرور کیا جاتا ہے، **جس خاندان** کے لئے انسان ساری زندگی دولت کمانے کے لئے اپنی زندگی داؤ پر لگا دیتا ہے، **جس خاندان** کے لئے تکلیفیں اور مصیبتیں برداشت کی جاتی ہیں، **جس خاندان** کی خاطر لوگوں کے طعنے برداشت کئے جاتے ہیں، **جس خاندان** کی خاطر اپنی زندگی کو بے آرام کر دیا جاتا

ہے، **جس خاندان** کی خاطر سردی و گرمی کو برداشت کیا جاتا ہے، **جس خاندان** کے مستقبل کو بنانے کے لئے اپنا مستقبل داؤ پر لگا دیا جاتا ہے وہ صرف قبرستان تک ساتھ دیں گے۔

اور دوسرا وہ **مال** جس سے انسان بڑی محبت کرتا ہے، **وہ مال** جسے دنیا میں بڑا سنبھال سنبھال کر رکھتا ہے **وہ مال** جس کی خاطر راتوں کی نیندیں قربان کر دیتا ہے، **وہ مال** جسے حاصل کرنے کے لئے حلال و حرام کی تمیز بھول جاتا ہے، **وہ مال** جسے لوگوں کو دھوکا دے کر کماتا ہے، **وہ مال** جس کی خاطر گھر والوں کو چھوڑ کر دور دراز علاقوں میں سفر کیا جاتا ہے، **وہ مال** جسے جمع کرنے کے کئی طریقے سوچے جاتے ہیں، **وہ مال** جس کو جمع کرنے کے لئے بیسیاں ڈالی جاتی ہیں، **وہ مال** صرف مرنے تک ہی ساتھ رہے گا، جیسے ہی انتقال ہو گا، سب مال و دولت، جائیداد (Property) وغیرہ، بچے اور بہن بھائی رشتہ دار آپس میں تقسیم کر لیں گے۔

یاد رکھئے! گھر والوں کی اچھی تربیت اور ان کے حقوق کی ادائیگی کیلئے ان کے ساتھ مشغول رہنے میں کوئی برائی نہیں، مگر اولاد اور فیملی کی محبت میں مبتلا ہو کر اپنے ربِّ کریم کو بھول جانا، اولاد کی وجہ سے فخر و تکبر کرنا اور ضرورت سے بڑھ کر کثرتِ مال کی جستجو جاری رکھنا نہ صرف بُرا ہے بلکہ انسان کی اُخروی سعادتوں سے محرومی کا سبب بھی ہے، چنانچہ

ربّ کریم پارہ 27 سورۂ حدید آیت نمبر 20 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِیْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِؕ (پ۲۷، الحدید: ۲۰)

تَرجَمۂ کنز العرفان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود اور زینت اور آپس میں فخر و غرور کرنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔

اس آیتِ کریمہ کے آخر میں ارشاد فرمایا:

وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ

تَرجَمۂ کنز العرفان: اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا

الْغُرُوْرِ﴿۲۰﴾ (پ۲۷، الحدید: ۲۰) سامان ہے۔

تفسیرِ صراط لجنان میں ہے کہ دنیا کی زندگی آپس میں فخر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے اور جب دنیا کا یہ حال ہے اور اس میں ایسی قباحتیں موجود ہیں تو اس میں دل لگانے اور اس کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے ان کاموں میں مشغول ہونا چاہئے جن سے اُخروی زندگی سنور سکتی ہے۔ (صراط الجنان، ۹/۷۴۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شروع میں بیان کردہ حکایت اور اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ خاندان، اولاد اور مال و دولت فقط دنیا ہی میں کام آتے ہیں، خاندان، اولاد تو صرف قبرستان تک ساتھ جاتے ہیں، خاندان اولاد اور مال و دولت کفن دفن کے کام آتے ہیں جبکہ نیک اعمال قبر کے اندر بھی کام آتے ہیں۔ خاندان، اولاد، مال اور دولت تو مرتے ہی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں جبکہ نیک اعمال قبر میں بھی تنہا نہیں چھوڑتے، لہذا ہمیں چاہئے کہ مال زیادہ ہونے کی حرص کرنے اور اپنی اولاد پر فخر و غرور کرنے کے بجائے نیک اعمال میں اضافے کے لئے کوشش کرتی رہیں کیونکہ نیک اعمال کے بہت سے فوائد ہیں، مثلاً

☆**نیک اعمال** کی برکت سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ ☆**نیک اعمال** کی برکت سے جنّت کی لازوال نعمتیں نصیب ہونگی۔ ☆**نیک اعمال** کی برکت سے عذابِ قبر و حشر سے نجات ملتی ہے۔ ☆**نیک اعمال** گُناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہیں۔ ☆**نیک اعمال** رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب ہیں۔ ☆ **نیک اعمال** کا اللہ پاک دنیا و آخرت میں اچھا بدلہ عطا فرماتا ہے۔ ☆**نیک اعمال** قبر میں اچھی اور پیاری شکل اِختیار کرکے آئیں گے۔ ☆**نیک اعمال** قبر میں راحت و سکون کا باعث بنیں گے۔ ☆**نیک اعمال** کی وجہ سے انسان کی نیک نامی ہوتی ہے۔ ☆**نیک اعمال** کی وجہ سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ ☆**نیک اعمال** دُنیا

وآخرت میں سلامتی اور نجات کا سبب ہیں۔☆**نیک اعمال** حشر تک انسان کے ساتھ رہیں گے۔☆**نیک اعمال** میدانِ محشر کی ہولناکیوں سے بچائیں گے۔☆**نیک اعمال** میزانِ عمل پر کام آئیں گے۔☆**نیک اعمال** پُل صراط پر گزرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔☆**نیک اعمال** جنت میں انسان کے درجے بلند ہونے کا ذریعہ بنیں گے۔

حقیقی خوش قسمت کون؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اب اپنے آپ سے سوال کیجئے اور سوچئے کہ حقیقت میں **خوش قسمت کون ہے؟** بڑے خاندان والی خوش قسمت ہے؟ مال ودولت کی کثرت والی خوش قسمت ہے یا پھر نیک اعمال کی کثرت کر کے قبر میں جانے والی خوش قسمت ہے؟ تو ہر عقلمند اسلامی بہن اس سوال کے جواب میں بے اختیار یہی کہے گی کہ **نیک اعمال کرنے والی ہی خوش قسمت ہے۔**

لہذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی نیک اعمال کی کثرت کرنے والی بن جائیں اور ہم بھی خوش قسمت (fortunate) لوگوں کی لسٹ میں شامل ہونے کے لئے کمربستہ ہو جائیں، کیونکہ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جو موت سے پہلے موت کی تیاری کر لیتی ہیں۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جن سے ان کا رب راضی ہے۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں قبر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان نصیب ہو گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں بروزِ قیامت اللہ کریم کی رحمت نصب ہو گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں قیامت کے دن حساب و کتاب کا خوف نہیں ہو گا۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہو گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جن کی قبریں جنتی باغ ہوں گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جن کی قبریں نورِ مصطفٰے سے روشن ہوں گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں جنت کی نعمتیں حاصل ہوں

گی۔ ♣ **خوش قسمت تو وہ ہیں** جنہیں ایمان کی سلامتی نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوش قسمت کون؟ ہم اس کے بارے میں سُن رہی ہیں، فی زمانہ جس طرح مال و دولت والیوں کو خوش قسمت سمجھا جاتا ہے اسی طرح مختلف دنیاوی چیزوں اور کریموں اور لوشنز سے اپنے چہروں کو خوبصورت، تروتازہ اور حسین و جمیل رکھنے والیوں کو بھی خوش قسمت سمجھا جاتا ہے، لیکن حقیقی طور پر تو خوش قسمت وہ ہیں جن کے چہرے قیامت کے دن خوبصورت ہوں گے، خوش قسمت تو وہ ہیں جن کے چہرے بروزِ قیامت چمکتے دمکتے ہوں گے، خوش قسمت تو وہ ہیں جنہیں قیامت کے دن نور عطا کیا جائے گا، خوش قسمت تو وہ ہے جن کے حسین و جمیل چہروں کو دیکھ کر جنتی بھی رشک کریں گے، خوش قسمت تو ایسے چہرے والیاں ہیں جو جنت میں عمدہ باغات اور عظیم الشان نعمتیں ملنے پر خوشی منا رہی ہوں گی، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں پارہ 30 سورہ غاشیہ آیت نمبر 8 تا 10 میں ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ ﴿۹﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۱۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں۔ اپنی کوشش پر راضی۔ بلند باغ میں

تفسیر صراط الجنان میں ان آیات کے تحت ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت میں پرہیز گار مومنین چین میں ہوں گے، نہ انہیں سورج کی گرمی ستائے گی، نہ زمین کی تپش، نہ انہیں خوف ہو گا نہ غم، نہ رب کریم کا عتاب ہو، نہ فرشتوں کی لعن طعن، نہ قیامت کی گھبراہٹ، کیونکہ یہ حضرات دنیا میں رب کریم کے خوف سے بے چین رہے اور دنیا میں خوفِ خدا کی بے چینی قیامت کے دن چین کا ذریعہ ہے اور قیامت کے دن جب مسلمان اپنا مرتبہ اور ثواب دیکھیں گے تو وہ دنیا میں کئے جانے والے اپنے نیک

اعمال پر راضی اور خوش ہوں گے۔اور حقیقتاً نیکیوں پر خوش ہونے کا وقت بھی قیامت ہی کا دن ہے کیونکہ اپنے انجام کی خبر نہیں، لہٰذا جب محشر میں اعمال کی مقبولیت دیکھیں گے تو خوش ہوں گے یونہی مومنوں کے نیک اعمال نہایت اچھی شکلوں میں ان کے ساتھ ہوں گے، جن کو دیکھ کر انہیں دلی شادمانی ہوگی۔(صراط الجنان، ۱۰/ ۶۴۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو!یہ خوش قسمت کون لوگ ہیں، جن کے چہرے بروزِ قیامت چاند کی طرح چمکتے ہوں گے،ان پر رحمتِ الٰہی کی برسات ہو رہی ہوگی،لوگ حساب وکتاب کی سختیوں میں مبتلا ہوں گے اور یہ لوگ اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے،ان کو کسی قسم کا کوئی خوف اور غم نہیں ہوگا، آیئے!سنتی ہیں:چنانچہ

روشن چہرے والے

حضرت سیِّدُنا ابوادریس خولانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرت سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے عرض کی:میں اللہ پاک کی رضا کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو، میں نے نبیِّ بے مثال،سیدہ آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن بعض لوگوں کے لئے عرش کے گرد کرسیاں نصب کی جائیں گی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے،لوگ گھبراہٹ(Confusion)کا شکار ہوں گے جبکہ انہیں کوئی پریشانی نہ ہوگی،لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا،وہ ربِّ کریم کے دوست ہیں جن پر نہ کوئی اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔ عرض کی گئی:یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم!یہ کون لوگ ہیں؟ارشاد فرمایا:هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ یعنی اللہ کریم کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے۔(قوت القلوب،الفصل الرابع والاربعون فی کتاب الاخوۃ فی اللہ تبارک وتعالی۔۔۔الخ، ۲/ ۳۶۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو محض اللہ پاک کی رضا کے لئے دوسری اسلامی بہنوں سے محبت کرتی ہیں، کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو محض ربِّ کریم کی رضا کے لئے دوسری اسلامی بہنوں سے ملاقات کرتی ہیں، کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو محض رضائے الٰہی کے لئے دوسری اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دیتی ہیں، کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو رضائے الٰہی کے لئے دوسری اسلامی بہنوں کو گناہوں سے بچنے کی ترغیب دلاتی ہیں، مگر افسوس! فی زمانہ دو مسلمانوں کے درمیان بات بات پر لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد نظر آتا☆ کہیں ذات اور قومیت پر جھگڑا ہوتا نظر آتا ہے تو کہیں تَعَصُّب کی بنا پر لاٹھیاں چلتی نظر آتی ہیں ☆ کہیں مالک مکان اور کرائے داروں میں ہاتھا پائی ہوتی نظر آتی ہے۔☆ کہیں ڈاکٹرنی اور مریضہ ایک دُوسرے سے بے صبری کا مظاہرہ کرتی نظر آتی ہیں ☆ کہیں ماں بیٹی ایک دوسرے سے جھگڑتی ہیں تو☆ کہیں ساس بہو کے جھگڑے ہوتے نظر آتے ہیں۔☆ کہیں ایک پڑوسن دوسری پڑوسن کو گالیاں دیتی نظر آتی ہے تو کہیں ایک سہیلی دوسری سہیلی کے عیبوں کو اچھالتی، غیبتیں اور چغلیاں کرتی نظر آتی ہے☆ کہیں دینی سمجھ بوجھ رکھنے والیاں ایک دوسرے کی بلاوجہ شرعی مخالفت کرتی نظر آتی ہیں تو کہیں نیکی کی دعوت دینے والیاں ایک دوسرے کی باتوں سے ناراض ہو کر دین کے کاموں میں سستی کرتی نظر آتی ہیں۔ الغرض ہر طرف مسلمانوں میں بغض و کینہ اور حسد پھیلا ہوا ہے، حالانکہ بغض و کینہ اور حسد بہت ہی بری عادت ہے، آیئے! اپنے دلوں میں مسلمانوں کے ساتھ محبت بڑھانے اور بغض و کینہ سے جان چھڑانے کے لئے ایک روایت سنتی ہیں، چنانچہ

جنت حاصل کرنے کا آسان عمل

ایک بار انبیاء کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: ابھی اس

راستے سے تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا۔ اتنے میں ایک انصاری صحابی آئے، انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے اور ان کی داڑھی سے وُضو کا پانی ٹپک رہا تھا، انہوں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ دوسرے دن پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی ارشاد فرمایا: تو پھر وہ ہی انصاری صحابی پہلے کی طرح آئے۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عَمرو بن العاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اُن صحابی کے پیچھے ہولئے اور اُن کے پاس جا کر کسی طرح ان سے تین دن تک رکنے کی اجازت لے لی۔ چنانچہ انہوں نے تین راتیں ان انصاری صحابی کے ساتھ گزاریں لیکن انہیں رات میں عبادت کرتے نہ دیکھا ہاں! جب وہ اپنے بستر پر کروٹ لیتے تو اللہ پاک کا ذکر کرتے یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے انصاری صحابی سے اچھی بات کے علاوہ کچھ نہ سنا۔ جب تین دن پورے ہوئے تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین بار فرماتے سنا کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا اور تینوں بار آپ ہی آئے۔ تب ہی میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ آپ کا عمل جانوں گا لیکن میں نے آپ کو کوئی بڑا عمل کرتے نہیں دیکھا۔ تو پھر آپ کو یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: میرا کوئی اور عمل نہیں بس یہی ہے جو آپ نے دیکھا، ہاں ایک بات یہ ضرور ہے کہ میں کسی بھی مسلمان کے لئے اپنے دل میں کھوٹ نہیں پاتا اور جو اللہ نے کسی کو دیا ہے اُس پر حسد نہیں کرتا۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: یہی وہ عمل ہے جس نے آپ کو رفعتیں بخشیں اور ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (احیاء العلوم، ۳/۵۷۱ ملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہی حسد، کینہ اور بغض و عداوت، لڑائی جھگڑوں اور نفرتوں کو بھلا کر ایک دوسرے کے گلے لگ جایئے، ایک دوسرے سے معافی تلافی کر لیجئے، کیونکہ ربِّ کریم کی

رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والیوں کو بروزِ قیامت بہت بڑا مقام و مرتبہ ملے گا، چنانچہ

قابلِ رشک لوگ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت عرش کے گرد نور کے منبر ہوں گے ان پر موجود لوگوں کے لباس اور چہرے نورانی ہوں گے، وہ نہ انبیاء ہیں نہ شہداء لیکن ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ان کی صفات بیان فرما دیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ پاک کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے، اس کی رضا کی خاطر ساتھ بیٹھتے اور اسی کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب المتحابین فی اللہ، ۱۰/۴۹۱، حدیث: ۱۷۹۹۹ ملتقطا)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم خوش قسمت کون؟ کے بارے میں سن رہی تھیں یقیناً خوش قسمت ہیں وہ جو جنت کی ابدی نعمتوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دنیا کی عارضی تکالیف پر صبر کرتی، راتوں کی تنہائیوں میں اٹھ کر نیک اعمال کرتی اور مشقتوں کو برداشت کرتی ہیں۔ ایسی خوش نصیب اسلامی بہنوں کو مبارک ہو کہ ربِّ کریم انہیں کثیر انعامات واکرامات سے نوازے گا اور ایسی خوش نصیب اسلامی بہنوں کے لئے ربِّ کریم نے طرح طرح کی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں: چنانچہ

سونے کا محل

دعوت اسلامی کے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عیون الحکایات"** حصہ دوم صفحہ 252 پر ہے کہ حافظ مُطَھَّر سَعْدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت متقی و پرہیز گار تھے مسلسل ساٹھ (60) سال تک اللہ پاک سے ملاقات کے شوق میں آنسو بہاتے رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک رات میں نے اپنے آپ کو خواب

میں ایک ایسی نہر کے کنارے پایا جس میں عمدہ مشک بہہ رہا تھا۔اس کے دونوں کناروں پر انتہائی قیمتی موتی بکھرے ہوئے تھے۔ پھر میں نے سونے کی اینٹوں سے بنا ہوا محل دیکھا۔ جس میں خوبصورت لڑکیاں بہترین لباس وزیورات سے آراستہ بلند آواز میں ربِّ کریم کی پاکی بیان کررہی تھیں، میں نے جب ان کی تسبیح سنی تو پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے خوبصورت آواز میں کہا: ہم ربِّ کریم کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے کہا: تم یہاں کیا کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: ربِّ کریم نے ہمیں ان لوگوں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور اپنے ربّ سے مناجات کرتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ میں نے کہا: **وہ خوش قسمت لوگ کون ہیں؟** جن کی آنکھیں ربِّ کریم تم سے ٹھنڈی کرے گا، انہوں نے کہا: کیا تم ان لوگوں کو نہیں جانتے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا: بے شک یہ وہ لوگ ہیں، جو قرآن کی تلاوت کرتے، تہجد پڑھتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیب عبادت گزاروں کے لئے اللہ کریم نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔ (عیون الحکایات، ۲/۲۵۲، ملخصا)

سُبْحٰنَ اللہ! کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو رات کی تنہائی میں اپنے ربِّ کریم کو یاد کرتی ہیں۔ کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفل روزے پابندی کے ساتھ رکھتی ہیں۔ کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو نمازِ تہجد ادا کرتی ہیں۔ کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو روزانہ تلاوت قرآن کرتی ہیں۔ کتنی خوش قسمت ہیں وہ جو رات کو قیام کرتی ہیں۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہماری ایک تعداد ایسی ہے جو راتوں کو دیر تک جاگ کر کبھی فلموں ڈراموں میں اپنا وقت برباد کرتی ہے تو کبھی موبائل فون پر کال پیکجز کے ذریعے اپنے قیمتی لمحات کو گناہوں میں گزارتی ہے، کبھی سوشل میڈیا پر ساری ساری رات بے ہودہ اور فضول گفتگو پھیلاتے ہوئے اپنا اور سہیلیوں کا وقت برباد کرتی ہے۔ ان میں اکثریت ان کی ہوتی ہے جنہیں نہ نمازوں کی کوئی فکر ہوتی ہے اور نہ قرآن پڑھنا آتا اور جن کو قرآن پڑھنا آتا بھی ہے وہ بھی

مہینوں قرآنِ کریم کی زیارت نہیں کرتیں بلکہ اپنے نفس کو یوں جھوٹے دلاسے دیتی ہیں کہ ماہِ رمضان میں نمازوں کی کثرت کریں گی، ماہِ رمضان میں رات کو نوافل پڑھیں گی، ماہِ رمضان میں خوب تلاوت کریں گی، ماہِ رمضان میں صبح وشام ایک ایک پارہ پڑھیں گی، حالانکہ یہ جانتی ہیں کہ ہماری زِندگی کا ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے اور ہماری زِندگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے ہم موت کے قریب ہوتی جارہی ہیں مگر ہم پھر بھی سستی کا مظاہرہ کرتیں اور اپنے نفس کو جھوٹی تسلیاں دیتی ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عقلمندی کا ثبوت دیجئے اور اس فانی دُنیا کے دھوکے میں مبتلا ہو کر اپنے قیمتی لَمحات کی ناقدری کرنے کے بجائے تَقویٰ و پرہیزگاری اپنائیے، اپنے شب وروز کو فُضُولِیات اور دُنیوی عَیش وعشرت میں برباد مت کیجئے، بلکہ نمازوں کی پابندی اور روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوتِ قرآن کریم کی عادت بنائیے اور اللہ کریم نے جن کاموں کا حکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سُستی نہ کیجئے اور نیکیوں میں مشغول ہوجائیے، کیونکہ نیکی کے کاموں میں کوشش کرنے والوں کے بارے میں اللہ کریم پارہ 17 سورہ انبیاء آیت نمبر 94 میں ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖۚ-وَ اِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ(۹۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تو جو کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں اور ہم اسے لکھ رہے ہیں۔ (پ۱۷، الانبیاء:۹۴)

اس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ ربِّ کریم کی بارگاہ میں عالی حسب نسب، مال و دولت اور عزت و شہرت والا خوش قسمت نہیں ہے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جو چاہے کسی بھی قبیلے اور قوم سے تعلق رکھتا ہو، گوری رنگت والا ہو یا کالی رنگت والا، دولت مند ہو یا مفلس وغریب، مرد ہو یا عورت، اگر وہ ایمان والا ہے، نیک اعمال کرتا اور ربِّ کریم کی اطاعت وفرمانبرداری میں کوشش کرتا ہے وہی دنیا وآخرت میں کامیاب

ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نَبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

حُسنِ سلوک کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! حسن سلوک کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ہر حسنِ سلوک صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزکوۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴) (2) فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحمی کرے۔ (بخاری، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸) ☆ قرآن وحدیث میں رشتہ داروں اور ذوی القربیٰ (یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم ہے۔ (ردالمحتار، ۹/۶۷۸ ماخوذاً) ☆ حُسنِ سلوک کی مختلف صورَتیں ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ (دُرَر، ۱/۳۲۳ ملخصاً) ☆ حضرت سیدنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا

برتاؤ کروگے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔(امام اعظم کی وصیتیں، ص۲۶)☆اولیاءُ اللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کیا کرتے ہیں۔(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۴۲ ماخوذاً)☆حسنِ سلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔☆حُسنِ سلوک لوگوں کی خوشی کا سبب ہے۔☆حسنِ سلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے۔☆حُسنِ سلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔☆حُسنِ سلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔☆حُسنِ سلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔☆حسنِ سلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔(تنبیہُ الغافِلین، ص ۷۳ ملخصاً)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ16(312صفحات)اور120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے۔